جلد ۶ | ۲۸ - دسمبر ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ | نمبر ۴۸

مدینۃ المسیح

۲۱ - دسمبر سے ۲۴ - دسمبر تک حضرت پھیرو چیچی میں برلب دریا بغرض تبدیل آب و ہوا مقیم رہے - ڈاکٹری مشورہ کی اس تعمیل سے حضرت کی صحت کو فائدہ ہوا چنانچہ ۲۴ - دسمبر کو واپسی پر باوجود سفر کوئی تکلیف نہیں ہوئی - ۲۵ دسمبر کو حضرت ایک مہمان سے قریباً ایک گھنٹہ اختلافی مسائل پر گفتگو فرماتے رہے جو اس معزز مہمان کی تسلی کا موجب ہوئی - انشاء اللہ کوشش کی جائیگی کہ اس تقریر کا خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں دیا جائے ایک گھنٹہ کی تقریر سے حضرت کو ورد سے ضعف ہو گیا - مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد طبیعت بحال ہو گئی - آج ۲۶ - دسمبر کو طبیعت اچھی ہے - اور مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے ہیں -

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہیگا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا - زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے - اس کی راہ میں تیار رہیگا - اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے

باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا هفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا هشتم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دهم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

اخبار احمدیہ

برہمن بڑیہ مولانا سید عبد الواحد صاحب مختلف دیہاتوں میں تبلیغ فرماتے رہے - برہمن بڑیہ - سمرائیل - کاندی سوتیل پور - سمری پور وغیرہ مقامات پر چند نفوس کی بیعت سے کر داخل سلسلہ احمدیہ کیا - بڑنلا موضع میں تبلیغی جلسہ پر وعظ فرمایا تحریری تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا -

ضلع لدھیانہ مولوی عبد الصمد صاحب مبلغ نے - نوروالہ - رجووال حسین پورہ - قلعہ رائے پور جنگل کلاں ٹپیالہ وغیرہ مقامات پر تبلیغ کی - مختلف اوقات میں بہت سے مختلف خیال کے لوگوں سے بحث و گفتگو جاری رہی - احمدیہ مردم شماری بھی کی -

ضلع فیروزپور مولوی جلال الدین صاحب مبلغ نے موضع شیخ عماد حسن خاندان چوڑہ - کھدیاں - اٹاری سکندر پور نو چند وغیرہ مقامات پر تبلیغ کی احمدی احباب سے چندہ وصول کیا - ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے -

بعض مقامات پر خاص طور پر جلسوں میں وعظ کہا - اور مخالفین سے مباحثہ بھی کئے - بارہ شخص کو داخل سلسلہ احمدیہ کیا -

لنڈن ایک لیکچر ہال میں ایک انگریز کا لیکچر ملٹن کی نظم پر تھا حسن اتفاق سے اس کے منہ سے ایسے کلمات نکل گئے جن کے سبب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حضرت مسیح موعود کے الہامات اور پیشگوئی متعلق زار پر تقریر کرنے کا موقعہ مل گیا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا - بعض نے تقریر کے بعد کھڑے ہو کر مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں نئے معلومات حاصل ہوئے - صدر جلسہ نے بھی شکریہ ادا کیا -

آسٹریلیا سے صوفی محمد حسن صاحب احمدی تحریر فرماتے ہیں - کہ ڈومین سٹڈنی شہر میں میرا پبلک مباحثہ ایک پادری سے ہوا وہ مباحثہ میں تنگ آگیا - اور بہت لوگ جو اس وقت کھڑے سن رہے تھے - ان پر بہت اچھا اثر ہوا - آخر رخصت ہوتے وقت بہتوں نے آکر خوشی سے ہاتھ ملایا - انشاء اللہ تعالیٰ کوئی وقت آتا ہے جبکہ وہ سب لوگ حق کی طرف رجوع کریں گے اور خدا کے فضل و توفیق سے اسلام میں داخل ہو جائیں گے -

بنگال میں تبلیغی کوشش جاری ہے مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ نے آخر ماہ دسمبر میں - نواکھالی - فینی - چٹاگانگ کا دورہ کیا - وعظ تبلیغ - مباحثات میں کامیاب مصروفیت رکھی - درس قرآن اور تحریری کام - اور تبلیغ خصوصی میں بھی کوشش کی

نواں گراں ۱۴-۱۵- دسمبر کو حافظ غلام رسول صاحب نے تبلیغ فرمائی - دو صاحبوں نے بصدق دل بیعت کی - اور بعض اور لوگ بھی داخل سلسلہ ہونے کو تیار ہیں - غیر احمدی صاحبان نے بھی جمعہ کی نماز حافظ صاحب کے پیچھے ادا کی - ۱۶ - کو حافظ صاحب جہلم پہنچ گئے -

جشن فتح کا جلسہ گھٹیالیاں میں سید نذیر حسین صاحب احمدی اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ - نومبر کو یہاں کی جماعت نے برطانیہ کی فتح کی خوشی منائی اور احمدیہ سکول کے طلبا نے جن کی تعداد قریبًا ایک صد ہے عمدہ لباس پہنکر قطاریں بنا کر تمام گاؤں کے گرد چکر لگایا - اور بعد میں ایک موزوں مقام پر کھڑے ہو کر شہنشاہ معظم کی تعریف میں نظم پڑھی - رات کو چراغان کیا گیا - اور گورنمنٹ کی برکات پر ایک مبسوط تقریر کی گئی - بعد میں احمدیہ سکول - اور نائٹ سکول اور گرلز سکول کے طلبا و طالبات میں انعام تقسیم کئے گئے -

درخواست دعا برادر منشی محمد امین صاحب احمدی نور الٰہی خیز مشکلات میں - اور مرزا احمد حسین صاحب کوہاٹ بعض ابتلاؤں میں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مشکلات اور ابتلاؤں سے نجات دے -

نماز جنازہ جناب سید محمد اشرف صاحب کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب جو برما میں ڈاکٹر تھے - ہندوستان واپس ہوتے ہوئے جہاز میں ہی فوت ہو گئے - اور کلکتہ میں دفن کئے گئے - مرحوم نہایت مخلص اور پرجوش احمدی تھے - مساۃ جنت بی بی معہ اپنے بچہ ظہور احمد اور ہمشیرہ صاحبہ مظفر الدین صاحب بنگالی فوت ہو گئے ہیں - نیز قاضی اکمل صاحب لکھتے ہیں - کہ میرے کرم بھائی اور ہموطن دوست ڈاکٹر عمر الدین صاحب انچارج مجاکوس ہسپتال برٹش ایسٹ افریقہ کی احمدی اہلیہ افریقہ ہی میں فوت ہو گئی ہے - مرحومہ کی خواہش کو مطابق تمام جماعت احمدیہ اپنے اپنے مقامات پر جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں حافظ مع محمد صاحب سندرانی کی اہلیہ فوت ہو گئی ہیں - احباب ان سب کا جنازہ غائب پڑھیں - اور دعائے مغفرت کریں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۸ دسمبر ۱۹۱۸ء

اُمّت محمدیہ میں مجدّد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کے ثبوت میں جو ایک سو چالیس نشان درج کئے ہیں ان میں سے سب سے پہلا نشان اس حدیث کو قرار دیا ہے جس میں امت محمدیہ میں مجددین کے مبعوث ہونیکا ذکر ہے۔ اور واقعہ میں یہ نشان ایسا زبردست اور عظیم الشان ہے کہ اگر کوئی حق پسند انسان ہر قسم کے تعصب اور عناد سے الگ ہو کر محض حق جوئی کے لئے اس پر غور کرے تو اس پر حضرت مرزا صاحب کا صادق اور راستباز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے حال میں ایک رسالہ شائع کیا جس میں امت محمدیہ میں مجددین کے مبعوث ہونے کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کر کے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ اگر موجودہ زمانہ میں حضرت مرزا صاحب مجدد نہیں ہیں۔ تو بتایا جائے کہ اور کون ہے۔ جو اس حد درجہ کی ظلمت اور بے دینی کے زمانہ میں دین اسلام کو تازہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہے۔ اول تو یہ مطالبہ ہی نہایت معقول ہے۔ علاوہ ازیں اس کے پورا کرنے والے کو دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا گیا ہے۔ جس سے مخالفین میں ایک تہلکہ پڑ گیا ہے۔ اور سمجھدار اور عقلمند لوگ اپنے علماء کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت صاف اور کھلے الفاظ میں پیشگوئی موجود ہے ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کہ ضرور ضرور اللہ عزوجل ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائیگا۔ جو اس کے لئے دین کو تازہ کریگا۔ اس امت کے لوگوں کے لئے دین کی تجدید کرے گا۔ اور جب کہ یہ پیشگوئی ہر صدی میں پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ تو ہمیں بتایا جائے کہ اگر مرزا صاحب موجودہ صدی کے مجدد نہیں ہیں تو پھر اور کون ہے۔

چونکہ اس مطالبہ کے پورا کرنے کی حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں آواز اٹھانے والے مولویوں وغیرہ میں سے کسی کو جرأت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کے جواب میں عجیب عجیب چالیں چلی جاتی ہیں۔ بعض تو تنگ آ کر اس حدیث کی صحت کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن جو اتنی دیدہ دلیری نہیں کر سکتے وہ اس کی نہایت مضحکہ خیز توجیہیں کر کے عوام الناس کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں مجددین کے مسئلہ پر قدرے تفصیل سے بحث کی جائے۔ اور مخالفین کی دھوکہ دہیوں کو ظاہر کر کے اصل حقیقت پیش کی جائے تاکہ سعید روحوں کو حضرت مسیح موعود کے قبول کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

موجودہ صدی کے مجدد کے مطالبہ کی معقولیت سے کوئی ایسا شخص انکار نہیں کر سکتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور رسول سمجھتا۔ آپ کے متبعین میں سے ہونیکا دعویٰ کرتا اور آپ کے کلام کی عزت و توقیر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کیونکہ ہر صدی کے سر پر مبعوث ہونے والے مجددوں کا عقیدہ مسلمانوں میں ہے۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہ پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ اور آپ نے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کے ذریعہ فرمائے ہیں۔ لیکن افسوس موجودہ زمانہ میں بعض ایسے بدقسمت لوگ ہیں جنہیں نہ دین سے تعلق ہے نہ اسلام سے واسطہ۔ نہ مذہب کے پابند ہیں نہ بانی اسلام سے عقیدت۔ حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت سے چڑ کر اس حدیث کے صحیح ہونے سے ہی انکار کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک نعوذ باللہ یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک نہیں۔ بلکہ کسی دشمن اسلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ جو غلطی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ خیال حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مجددیت سے انکار کرنے اور موجودہ صدی کے مجدد کے مطالبہ سے بچنے کے لئے نہایت آسانی کے ساتھ گھڑا جا سکتا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے بعض نادانوں نے گھڑ بھی لیا ہے لیکن چونکہ اس کا باطل ہونا نہایت آسانی اور صفائی کے ساتھ ثابت ہو جاتا ہے اس لئے عام مولوی صاحبان اسے اختیار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ اور وہ اس حدیث کو صحیح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کلام مانتے ہیں۔ البتہ اس صدی کے مجدد کے مطالبہ سے پہلو تہی کرنے کے لئے عجیب عجیب احمقانہ تاویلیں اور توجیہیں کرتے ہیں۔ جو لوگ اس کی صحت کا انکار کر کے اسے کسی دشمن اسلام کا قول قرار دیتے ہیں۔ ان کی بیہودگی تو اسی سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ اگر یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہوئی نہیں۔ بلکہ کسی دشمن اسلام کا قول ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ گذشتہ صدیوں میں ایسے مجدد بھی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اسی حدیث کے مطابق اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام کی تجدید کے لئے مبعوث ہونے والا قرار دیا ہے۔ کیا وہ لوگ جنہیں اس حدیث کو وضعی اور جھوٹی قرار دینے والے بھی بزرگان قوم سمجھتے ہیں۔ اس لئے مجدد تسلیم کئے جاتے رہے ہیں۔

یا اس نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کرتے رہے ہیں یکر اس دشمن اسلام کے قول کو سچا ثابت کریں جس نے یہ جھوٹی حدیث بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کردی اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اس حدیث کو جھوٹی کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس حدیث کو جھوٹی قرار دینا گویا ان بزرگان دین کو جھوٹا کہنا ہے جنہیں مجدد تسلیم کیا گیا۔ اور جنہوں نے مجدد ہونے کا علی الاعلان دعویٰ کیا ہے۔ لیکن چونکہ انھیں جھوٹا کہنے والا خود جھوٹا اور کاذب ہے۔ اس لئے حدیث کے صحیح اور رسول کریم کے منہ سے نکلی ہوئی ہونے میں کسی قسم کا کلام نہیں رہتا۔ پس جب واقعات کے رو سے ثابت ہوگیا ہے کہ اس امت میں مجدد مبعوث ہوتے رہے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہوئے ہیں جن کے خدا کی طرف سے مبعوث ہونے کے ثبوت صاف اور صریح الفاظ میں موجود ہیں۔ تو پھر اس حدیث کے صحیح ہونے سے انکار کرنا۔ صد درجہ کی نادانی اور جہالت کے علاوہ پرلے درجہ کی بے دینی اور لامذہبی کا ثبوت دینا ہے۔ علاوہ ازیں ہم ایسے لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ بلکہ کسی دشمن اسلام کا قول ہے۔ تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ اس دشمن اسلام کا اس قول سے اسلام کو کیا نقصان پہنچانا مقصود تھا۔ اور اس سے گذشتہ تیرہ صدیوں میں اسلام کا کیا بگڑا۔ اور جنہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ انھوں نے اسلام میں کیا خرابی پیدا کی ہے۔ ایک طرف حدیث کے الفاظ رکھنے سے (جو ان لوگوں کے نزدیک حدیث کے الفاظ نہیں۔ بلکہ کسی دشمن اسلام کے الفاظ ہیں) اور دوسری طرف یہ سمجھنے سے۔ کہ یہ اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے کسی دشمن اسلام نے اپنے منہ سے نکالے ہیں۔ ہم تو حیران رہ جاتے ہیں۔ جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ایسا کہنے والے لوگ اس قدر عقل و فکر سے تہی دست ہو چکے ہیں۔ کہ دشمن اور دوست کے کلام میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں کی عقلیں حضرت مرزا صاحب کی بے جا مخالفت اور حد سے بڑھی ہوئی دشمنی کی وجہ سے بالکل سلب ہو چکی ہیں۔ اس لئے آپ کے مقابلہ میں احمقانہ سے احمقانہ بات کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی اس کے نتائج اور عواقب سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو وضعی اور ایک دشمن اسلام کا قول کہہ دیا۔ یہ کہتے ہوئے انھوں نے تو سمجھا ہوگا۔ کہ چلو مرزا صاحب کے مقابلہ میں ہم سے جس مجدد کا مطالبہ کیا جاتا ہے اس کے پیش کرنے سے چھٹی ہوتی۔ لیکن اتنا نہ سمجھا کہ کس طرح ذلتی آفتیں گلے پڑینگی۔ ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب وہ اس حدیث کو کسی دشمن اسلام کا قول قرار دیتے ہیں تو بتلائیں اس سے اسلام کو کیا نقصان پہنچا۔ تاکہ ثابت ہوجائے۔ کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں۔ بلکہ کسی دشمن اسلام کا قول ہے۔ صرف زبانی اسے دشمن اسلام کا قول قرار دینے۔ اور اس کے ذریعہ کسی نقصان کے پہنچنے یا پہنچ سکنے کا ثبوت نہ دے سکنے پر کوئی سمجھدار انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے بزرگان دین کے مجدد ہونے کے دعوے اس کے سامنے موجود ہیں۔ اور وہ علی الاعلان اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہمیں خدا نے اس زمانہ کا مجدد بنا کر بھیجا ہے۔ اگر یہ حدیث وضعی اور دشمن اسلام کا قول ہوتی۔ تو چاہئے تھا کہ مجددیت کا دعویٰ کرنے والے لوگوں کو دشمن اسلام سمجھا جاتا۔ اور ان کے دعوے مجددیت کو اسلام کے لئے ایک خطرناک حملہ قرار دیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایسے لوگوں کو اسلام کا خادم اور اعلیٰ درجہ کا خدمت گذار قرار دیکر سر آنکھوں پر رکھا گیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مجددیت کا دعویٰ کرنے والے لوگ اسلام کے دشمن نہ تھے۔ بلکہ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ خیرخواہ تھے۔ اور جب وہ دشمن نہ تھے تو جس حدیث میں ان کے مبعوث ہونے کی خبر دیگئی ہے۔ وہ بھی کسی دشمن اسلام کا قول نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسی مخبر صادق کا کلام ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو قائم کیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ اس حدیث کو کسی دشمن اسلام کا قول قرار دینے والے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ وہ عجیب قسم کا دشمن اسلام تھا۔ جس نے اپنی طرف سے ایک ایسی بات بنا کر احادیث میں داخل کردی۔ جس سے نہ صرف اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگوں کا پیدا ہونا۔ جو خدا کی طرف سے مبعوث ہو کر اور اسی سے کلام پا کر ایسی غلطیوں اور نقصوں سے اسلام کو پاک و صاف کردیں جو مرور زمانہ کی وجہ سے اس میں داخل ہوگئی ہوں۔ اسلام کے زندہ اور کامل مذہب ہونے کا ثبوت ہے۔ اور اس بات کا نشان ہے کہ اب دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ جو خود خدا تعالےٰ تک پہنچے ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس تک پہنچنے کا حقیقی رستہ دکھاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک جو لوگ مجدد ہوئے ان سے ایسا ہی ظہور میں آیا ایسی صورت میں کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حدیث جس سے اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ملتا ہے۔ وضعی اور کسی دشمن اسلام کا قول ہے۔ اگر ایسے ہی لوگ اسلام کے دشمن ہوتے ہیں۔ تو نہ معلوم دوست کن کو کہا جا سکتا ہے۔ پھر اگر یہ کسی دشمن اسلام کا ہی قول ہے۔ جو غلطی سے ایسے رنگ میں نکل گیا۔ جس سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو اس کے صحیح اور درست ثابت کرنے کے لئے ایسے لوگوں

کے مبعوث کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ جنہوں نے یہی دعویٰ کیا جو اس قول کا مطلب ہے اور اس طرح ایک دشمن اسلام کی بات کو خدا نے اپنے ہاتھ سے سچا ثابت کر دیا۔

کیا یہ ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک دشمن اسلام کی بات کو سچا قرار دینے کے سامان پیدا کرے ہرگز نہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ کے فعل نے جو مجددین کے مبعوث کرنے کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اس قول کی صداقت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ یہ قول کسی دشمن اسلام کا نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔ ورنہ کہنا پڑے گا کہ اس نہایت اہم اور مہتم بالشان امر کے متعلق بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو کچھ علم نہ دیا گیا۔ اور نہ آپ نے اس کی نسبت کچھ فرمایا۔ لیکن کسی دشمن اسلام کو یہ بات سوجھ گئی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ کیا اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر یہ دھبہ نہیں لگتا کہ آپ نعوذ باللہ اپنی امت میں واقعہ ہونے والے ایک بہت بڑے امر کے متعلق اتنا بھی علم نہیں رکھتے تھے۔ جتنا ایک دشمن اسلام رکھتا تھا۔ اس لئے آپ نے تو اپنی امت میں مجددین کے مبعوث ہونے کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔ مگر دشمن اسلام نے بتا دیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ اتنا بڑا الزام ہے۔ کہ کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی اسے اپنے ذہن میں جاگزیں نہیں ہونے دے سکتا۔ لیکن افسوس اور ہزار افسوس کہ آج کل کے بعض مسلمان کہلانے والے اور رسول کریم کے شیدائی ہونیکا دعویٰ کرنے والے محض حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے اس حدیث کا ہی انکار کر رہے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے کہ اس سے کس قدر قباحتیں لازم آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان پر اس سے بٹہ لگتا ہے۔ کہ اس نے ایک جھوٹی حدیث کو سچا ثابت کرنے کے لئے مجددین کو مبعوث کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر الزام آتا ہے کہ آپ کو نعوذ باللہ اپنی امت کے متعلق اتنا بھی علم نہ دیا گیا جتنا ایک دشمن اسلام کو دیا گیا۔ پھر ان بزرگان اسلام پر حرف آتا ہے جنہوں نے اپنے زمانہ میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والا قرار دیا۔ ایسی صورت میں اس حدیث کی صحت سے انکار کر کے اسے کسی دشمن اسلام کا قول بتانا حد درجہ کی جسارت اور دیدہ دلیری ہے۔ جو محض حضرت مرزا صاحب کی مخالفت اور عناد کی وجہ سے کی جا رہی ہے۔ لیکن کسی ایسے شخص کے منہ سے یہ بات ہرگز نہیں نکل سکتی۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول یقین کرتا ہے اور بزرگان امت کی عزت و حرمت کرتا ہے۔ پس جو لوگ اس حدیث کو جھوٹی۔ وضعی اور کسی دشمن اسلام کا قول قرار دیتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی شان سے ناواقف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے ناآشنا اور بزرگان اسلام سے بے ادبی اور گستاخی کرنے والے صرف نام کے مسلمان ہیں گو وہ مسلمان ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو جیسا سمجھنا چاہئے۔ ویسا نہیں سمجھتے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع کہلاتے ہیں لیکن آپ کی شان کو بٹہ لگنے سے دریغ نہیں کرتے وہ بزرگان اسلام کے معتقد کہلاتے ہیں لیکن انہیں دشمنان دین قرار دیتے ہیں۔ اس لئے قابل خطاب نہیں۔ لیکن چونکہ یہ لوگ حضرت مرزا صاحب کے ابتدائی دعوے مجددیت پر غور کرنے والوں کے لئے مشکلات کا موجب بنتے ہیں اور ان کے راستہ میں رکاوٹیں ڈال کر انہیں حق کے قبول کرنے سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے باطل خیال اور دھوکہ دہی کا قلع قمع کرنا ضروری سمجھا گیا۔ تاکہ حق پسند اور راستی جو اصحاب کو جب کوئی اس حدیث کو وضعی قرار دیکر حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مجددیت پر غور کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ یا حضرت مرزا صاحب کے سوا اس زمانہ میں کسی اور مجدد کے مطالبہ سے بچنے کے لئے اس حدیث کو کسی دشمن اسلام کا قول قرار دیا جائے۔ تو اس کا منہ بند کر دیا جائے۔

فی الحال ہم نے اس حدیث کی صحت کا انکار کرنے والے لوگوں کی غلطی اور بیہودہ سرائی کو ثابت کیا ہے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے خیالات پر تنقید کریں گے۔ جو اس حدیث کو تو صحیح اور درست قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے مطلب اور مفہوم کی عجیب عجیب تعبیریں کر کے موجودہ زمانہ کے مجدد کے مطالبہ سے بچنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں

حق الیقین

حال میں جناب مولانا مولوی حکیم عبید اللہ صاحب بسمل کی جو کتاب اس نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اشتہار مولوی محمد علی ایم۔ اے لاہوری کی کتاب النبوۃ فی الاسلام اور مولوی محمد علی مونگیری کی تحریرات متعلق ختم نبوت کے جوابات نہایت زبردست عالمانہ انداز سے دیئے گئے ہیں ایکے متعلق مفصل ہم انشاء اللہ پھر لکھینگے فی الحال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے متعلق جو رائے ظاہر فرمائی ہے۔ اور جس کے بعد کسی اور کے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہجاتی درج ذیل کرتے ہیں:۔

"میں نے مکرمی مولوی عبید اللہ صاحب کی کتاب حق الیقین کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اسے نہایت مفید پایا ہے۔ مسئلہ نبوت کے متعلق جو کچھ اختلاف اس وقت احمدیوں یا غیر احمدیوں میں ہے۔ یا جو خیالات کہ اس وقت بعض احمدی کہلانے والے ہم سے رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق مولوی صاحب نے نہایت بسط سے اس کتاب میں بحث کی ہے اور خوب کی ہے اور کئی نئی دلائل اس میں درج کی ہیں۔ میں امید کرتا

شانتی سروپ مرتد کے اعتراض اسلام پر

دنیا میں معترض کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جنہیں دین و دیانت سے حصہ وافی دیا جاتا ہے۔ اور جس بات کو حق و حکمت فطرت صحیحہ اور عقل سلیم کے خلاف پاتے ہیں۔ اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جنہیں علم و عقل سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا وہ جس بات کو اپنے مزعومات کے خلاف دیکھتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی حق و حکمت سے پر کیوں نہ ہو۔ اس کی مخالفت کے درپے ہو جاتے ہیں۔ ایک اور گروہ ہوتا ہے جسے نہ دین و دیانت کا پاس و لحاظ ہوتا ہے نہ علم و لیاقت سے واسطہ۔ وہ جو اعتراض کرتے ہیں محض جاہلانہ پُر از حماقت اور گدھے پن سے جس سے ان کا مدعا صرف اس قدر ہوتا ہے۔ کہ جس فرقہ کے لوگوں سے ان کا تعلق ہے۔ وہ خوش ہو جائیں اس آخری غرض میں بیشک ان کو ایک حد تک کامیابی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ اہل علم اور اہل تقویٰ اور دیانتدار اور باخبر ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ایسے سوفیانہ مزاج رکھنے والے لوگوں پر ہنستے اور ان سے اظہار نفرت کرتے ہیں آج کل ایک شخص شانتی سروپ کو آریوں نے دھرم پال کی طرح کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے اور اس سے اسلام کے خلاف بیہودگیاں کراتے رہتے ہیں۔ اور اسے اسلام کا بڑا واقف قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس جاہل اور کندہ ناتراش کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ میں جس بات کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اس پر اعتراض کرتا ہوں وہ بھی حقیقت اسلام میں پائی بھی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ مرتد مذکور نے آریہ سماج لاہور کے

جلسہ پر ایک تقریر بعنوان "حقیقت اسلام پر عقلی نظر" کرتے ہوئے۔ اپنی جہالت اور اسلام سے عدم واقفیت کا ثبوت ان الفاظ میں دیا ہے۔ کہ

"شیطان نے حضرت حوا کو بہکاوٹ میں ڈال دیا۔ کیونکہ شیطان سب کو بہکانے کی طاقت رکھتا ہے جیسا کہ خود قرآن شریف بتلاتا ہے۔ کہ اس نے آنحضرت کو ایک دفعہ بہکا لیا تھا۔ اور ان کے منہ میں ایک اُلٹی آیت ڈال دی تھی ...... ہاں شیطان نے حضرت حوا کو یہ ترغیب دی کہ وہ گندم کے پھل کو کھالے۔ اس نے کھالیا اور اس کے ساتھ حضرت آدم نے بھی۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ بہشت سے نکالے گئے۔ مسلمان نجات نجات کرتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی نجات ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر گیہوں کے کھانے کی وجہ سے حضرت آدم اور حوا جیسے بزرگ بہشت سے نکالے گئے تو مسلمان جو سب کے سب گیہوں کھاتے ہیں کیسے وہاں جا سکتے ہیں" (آریہ پترکا ۷ دسمبر)

مندرجہ بالا الفاظ میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کیگئی ہیں (۱) یہ کہ شیطان کو سب کے بہکانے کی طاقت حاصل ہے۔ (۲) یہ کہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ شیطان نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہکا لیا تھا۔ اور اُلٹی آیت آپ کے منہ میں ڈال دی تھی (۳) یہ کہ آدم و حوا نے گندم کا دانا کھایا۔ اس لئے بہشت سے نکال دیئے گئے۔ (۴) یہ کہ مسلمانوں کی نجات نہیں ہوگی کیونکہ جب آدم و حوا گندم کھانے کے باعث بہشت سے نکالے گئے۔ تو مسلمان جو گندم کھاتے ہیں۔ ان کو بہشت میں کیسے جگہ ملیگی۔ ہم ان چاروں باتوں کے متعلق بڑے

دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ ان کا وجود اسلام میں نہیں پایا جاتا۔ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ شیطان کو اس قدر غلبہ و اقتدار حاصل ہے کہ وہ سب کو بہکا سکتا ہے۔ بلکہ صاف الفاظ میں ارشاد ہے۔ کہ عباد اللہ المخلصین پر اس کو کوئی غلبہ و اقتدار حاصل نہیں ہے۔ (۲) حضرت آدمؑ سے بیشک غلطی ہوئی۔ لیکن اس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے فنسی ولم نجد له عزما (سورہ طہٰ) کہ آدم بھول گئے اور اس غلطی پر ہم نے ان کا ارادہ نہیں پایا۔ اسی طرح ارشاد ہے۔ کہ جب وہ اپنی غلطی سے خبردار ہوئے تو خضوع و خشوع کے ساتھ خدا کے حضور جھک گئے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ثم اجتبٰه ربه فتاب علیه وهدٰی۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو عزت اور بزرگی دی۔ اور ان پر رجوع برحمت ہوا۔ اور اپنے عرفان کے دروازے ان پر کھول دیئے۔ (۳) مہاشہ جی کا یہ خیال خام ہے۔ کہ قرآن میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی شیطان نے غلبہ پایا۔ اور اُلٹی آیت آپ کو تلقین کردی قرآن شریف میں کہیں یہ بات درج نہیں ہے۔ اور ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر شانتی سروپ تمام عمر بھی تلاش کرے تو قرآن تو قرآن کسی صحیح حدیث سے بھی نہیں دکھا سکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شیطانی وحی ہوئی تھی۔ یہ محض اس کا شیطانی خیال اور جاہلانہ بکواس ہے۔ (۴) یہ کہنا کہ حضرت آدم و حوا نے گندم کھایا تھا اس لئے بہشت سے نکالے گئے تھے یہ بھی اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں کہیں حضرت آدم کے گندم کھانے کا اشارہ تک نہیں ہے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو نجات سے اس لئے محروم قرار دینا کہ وہ گندم کھاتے ہیں بنا فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔ علاوہ ازیں جس بہشت میں سے آدم و حوا کے نکلنے کا قرآن شریف میں ذکر ہے

اس سے وہ بہشت مراد نہیں۔ جو مرنیکے بعد دیا جائیگا۔ کیونکہ وہ بہشت وہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔ کہ جو وہاں داخل ہوگا۔ اسے پھر نکالا نہیں جائیگا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ عطاءً غیر مجذوذ کہ وہ بہشت جو بعد وفات مومن کو دیا جائیگا نہ منقطع ہونیوالی عطا اور بخشش ہوگا۔

پس یہ کہنا کہ حضرت آدم کو گندم کھانے کی وجہ سے اس بہشت سے نکالا گیا۔ جس میں مسلمانوں کو داخل کئے جانے کا وعدہ ہے۔ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت آدم اپنی حیات میں اس بہشت میں داخل ہی نہیں کئے گئے تھے۔ جس میں مومن بعد وفات داخل کئے جاتے ہیں۔ بلکہ جس بہشت میں حضرت آدم تھے۔ وہ زمین پر ہی تھا۔ ان کو وہاں سے ہجرت کرکے دوسرے ملک میں چلے جانیکا حکم ہوا تھا۔

یہ ہے معترض صاحب کی اسلام سے واقفیت لیکن اس سے بھی بڑھکر ایک اور بات جو معترض کی اسلامی مسائل۔ عقائد اور اعمال کے متعلق واقفیت کا پردہ فاش کرتی ہے یہ ہے کہ معترض کہتا ہے:۔

"وضو میں ٹخنے کلائیاں وغیرہ دھوئی جاتی ہیں۔ لیکن اسلام بتاتا ہے کہ نماز ادا کرتے وقت گوز ہو جائے تو سب کی نماز قضا۔ اب دیکھئے اس میں کتنا انصاف ہے۔ کہ قصور تو صرف ہو ایک آدمی سے لیکن دوبارہ نماز پڑھنی پڑے سب کو"

ایک ایسا شخص جس نے معمولی مسائل نماز دیکھے ہوں اور اس نے کچھ عرصہ ہی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی ہو وہ یہ جہالت اور نادانی کی بات نہیں کہہ سکتا کہ جب ایک شخص کو گوز ہو جائے تو سب کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ لیکن شانتی سروپ ایک طرف تو مولوی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی جہالت کا مندرجہ بالا الفاظ میں ثبوت دیتا ہے۔ ہم صاف الفاظ میں کہتے ہیں۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ کسی ایک شخص کو گوز ہو جانے سے سب کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہاں امام کے متعلق حکم ہے کہ اگر اس کے وضو میں نقص پیدا ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز کا وہ حصہ جو انہوں نے اس کی اقتدا میں ادا کیا باطل ہو جائیگا۔ اور عقلاً یہ بات بالکل مناسب ثابت ہوتی ہے کیونکہ امام صلوٰۃ کی حیثیت اس راہ نما کی سی ہوتی ہے۔ جو اپنے ساتھیوں کو بپابندی قواعد کسی دربار تک پہنچاتے اور عرض معروض کرنے کے لئے راہ نمائی کرتا ہے اور یہ صاف بات ہے کہ اگر راہ نما سے کوئی خلاف قاعدہ فعل سرزد ہو جائے۔ تو نہ صرف وہ اکیلا بلکہ اس کے ساتھ کے سارے ساتھی اس وقت تک باریاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس بے قاعدگی کی اصلاح نہ ہو جائے بعینہٖ یہی حالت امام اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ وہ ایک راہ نما اور سرگروہ کی زیر سرگردگی خدا تعالیٰ کے حضور سرنیاز خم کرنے اور اس سے مدد چاہنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے لئے ان کو اس وقت تک امام کا اقتدا کرنا ضروری ہے۔ جب تک کہ کسی ایسے نقص کو دور نہ کرے جو ان قواعد و ضوابط میں سے کسی میں پیدا ہو گیا ہے۔ جن کی پابندی خدا نے اپنے دربار میں حاضر ہونے والوں کے لئے لازمی ٹھہرائی ہے۔ پس اس پر کوئی عقلاً اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہاں جن کی عقلیں مسخ ہو گئی ہوں۔ ان کی نظر میں ہر عمدہ بات قبیح اور ہر معقول بات قابل اعتراض ہوتی ہے۔

یہ ہے اس بندۂ نفس کی اسلامی واقفیت جسے آریہ صاحبان بڑے فخر اور ناز سے کندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور جسے اسلام کا ماہر اور فاضل سمجھتے ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ آریہ صاحبان آئندہ اس جہل مرکب شانتی سروپ کو بحیثیت اسلامی عقائد سے واقف کے سٹیج پر کھڑا نہیں کریں گے۔

قریبی رشتہ داروں میں شادی

پروفیسر رام دیو جی نے آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جو لیکچر دیا۔ اس میں قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کے متعلق انہوں نے بیان کیا کہ

"ٹرکی میں محمد صاحب کی بیٹی فاطمہ کے خاندان میں آپس میں شادی کرنیکا رواج تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسوقت جتنے بھی اس خاندان کے آدمی ہیں وہ سب اپاہج ہیں (ناقص الاعضاء) ہیں۔ کوئی اندھا۔ کوئی لنگڑا اور کوئی کانا۔"

معلوم نہیں پروفیسر صاحب کو ٹرکی کے نامعلوم خاندان تک جانے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی۔ شائد اس لئے کہ ان کے اس قول کی تحقیقات نہ ہوسکیگی اور اس پر پردہ پڑا رہیگا۔ ورنہ کونسی جگہ ہے جہاں مسلمان آباد ہیں۔ اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں میں شادیاں نہیں کرتے۔ پھر پروفیسر صاحب کو دور جانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمارے ملک پنجاب میں ہی قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کی ایک دو نہیں بلکہ بیشمار اور لاتعداد مثالیں ہر وقت اور ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ پروفیسر صاحب کو اپنے قول کی تصدیق میں یہاں کے کسی خاندان کو پیش کرنا چاہئے تھا اور بتانا چاہئے تھا کہ فلاں خاندان کی نسل اسی وجہ سے مٹ چکی ہے۔ یا جس قدر مسلمان نظر آتے ہیں اکثر اندھے لنگڑے۔ اور اپاہج ہوتے ہیں۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمان شرح ولادت کے تناسب سے ہندوؤں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور ہر دفعہ کی مردم شماری میں جہاں مسلمانوں کی تعداد پہلے کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔ وہاں ہندوؤں کی گھٹ رہی ہے۔ علاوہ ازیں طاقت و تندرستی میں بھی ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان بڑھے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے سے اس نقص کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا جو پروفیسر صاحب بیان کرتے ہیں تو پھر ٹرکی کے متعلق ان کے بیان کو کس طرح درست تسلیم کر لیا جائے۔

برخلاف اس کے جب ہندوؤں کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شرح ولادت دن بدن کم ہو رہی ہے اور شرح اموات بڑھ رہی ہے۔ درانحالیکہ نیوگ کے ذریعہ بھی غالباً شرح ولادت کو بڑھانے کی آریوں کے ہاں بہت جد و جہد جاری ہوگی۔

اس خیال سے ہوتے ہوئے پروفیسر صاحب کو ہرگز حق نہیں تھا۔ کہ مسلمانوں کے قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کے نقائص جو انھوں نے بیان کئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی نسبت ان کی قوم میں بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

احمدیان کٹک گورنمنٹ صوبہ بہار

اخبار عام "اہلحدیث" کے ان الفاظ کو درج کرنے کے بعد جو ہم ۱۹۔ دسمبر کے اخبار میں گورنمنٹ صوبہ بہار کو احمدیان کٹک کی حالت زار کی طرف متوجہ کرنے کے لئے شائع کر چکے ہیں لکھتا ہے کہ

"اس واقعہ کو درج کرتے ہوئے قادیان کے احمدی اخبار الفضل نے ایک زبردست لیڈر مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ صوبہ بہار میں غریب احمدیوں پر بعض مسلمانوں کی طرف سے ایسے ہی ظلم و ستم کئے جاتے ہیں"

کیا ہم امید رکھیں کہ صوبہ بہار کی گورنمنٹ بھی ہمارے مذکورہ بالا مضمون کو توجہ اور غور سے پڑھیگی اور آئندہ کے لئے اس قسم کے مظالم کا انسداد کریگی۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہ معلوم ہو کر کسی قدر اطمینان ہوا ہے کہ احمدی جماعت کی لاش کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دینے والوں پر باقاعدہ مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ عدالت ان سے کیا سلوک کرتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے کیا نظیر قائم کرتی ہے۔

مغرب سے طلوع شمس

جناب مولنا حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے خطوط کو جب میں اخبار میں پڑھتا ہوں کہ ولایت میں فلاں فلاں نے جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی نبوت کی تصدیق کی تو مجھے فتح الودود حاشیہ ابوداؤد کی یہ روایت یاد آجاتی ہے۔ قیل جاء بسند صحیح عن ابن مسعود ان القمر یطلع ایضاً من المغرب مع الشمس یعنی اخیر زمانہ میں چاند اور سورج اکٹھے مغرب سے طلوع کریں گے۔ اس لئے میں حضرت مفتی صاحب اور ان کے رفقاء کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جن کے ہاتھ سے یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ ۲۴۔ نومبر کے پیغام میں زیر عنوان "جنگ یورپ میں اسلام کی فتح" جب میں نے ان سطور کو پڑھا "اسلام کو اس جنگ میں عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئی ہیں اسلامی اصولوں کو... خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ اپنے زور آور حملوں کے ذریعہ سے منوا چکا ہے۔ ضرورت اب صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس عملی اعتراف کے ساتھ اعتقاداً بھی انھیں اسلام ہی کا حامی اور قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو امید ہے کہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی مخلصانہ تبلیغی مساعی کا آخری نتیجہ ہوگا" تو مناسب سمجھا کہ میں اپنے احباب کو حضرت مفتی صاحب کے ساتھی سلطان اور سلطان کے بیٹے عزیز کا کچھ حال سناؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ تریاق القلوب ص ۴ میں ایسی دو خوابیں بیان فرمائی ہیں (۱) آپ لکھتے ہیں۔ کہ اخویم مفتی محمد صادق کو جو میری [illegible] میں سے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں۔ اور وہ لیٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کمر پر میں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ (۲) خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔ اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے" ان دونوں خوابوں کی تعبیر میں فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے کہ میں صادق سمجھا جاؤنگا۔ اور ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہوگا۔ ظہور میں آئیگا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ (یعنی) دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا اب ان خوابوں کے مطابق وہ وقت آگیا ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی مخلصانہ تبلیغی مساعی کا آخری نتیجہ ظاہر ہو۔ یعنی یورپ میں وہ اسلام پھیلے جس کو مسیح موعود نے پیش کیا۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت مفتی صاحب حضرت اقدس کے ساتھ محبت اور اطاعت کی بگھی میں بیٹھکر اس طرف کو جا رہے ہیں جس طرف حضور جانا چاہتے تھے۔ یعنی بگھی کے لفظ میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت مفتی صاحب مسیح موعود کی اصل تعلیم کو لے کر یورپ کا سفر کریں گے چنانچہ انھوں نے یورپ میں آپ کی اصل تعلیم کو چھوڑ کر کسی اور طرف رخ نہیں کیا۔ جیسا کہ بعض اشخاص تعصب سے کام لے کر ان کی ذات پر حملے کر رہے ہیں۔

اگر ان معترضین کا خیال درست ہوتا تو محمد صادق کو روشن اور چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ حضور اپنے ہمراہ بگھی میں نہ دیکھتے۔ اور نہ اس کی یہ تعبیر فرماتے کہ صادق سے میں صادق سمجھا جاؤنگا۔ بھلا جس کی پشت پر مرشد کا ہاتھ ہو۔ اور وہ سفید رنگ کا فاخرہ لباس پہنے ہو کوئی شقی انسان اس کے اعتقاد پر حملہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ علاوہ اس کے حضرت مفتی صاحب کی تبلیغ کے ساتھ سلطان اور عزیز۔ باپ۔ بیٹا۔ یعنی ایک نشان اور اس کا نتیجہ بھی اپنا کام کر رہے ہیں۔ جس طرح دونوں خوابیں حضرت

اقدس نے اکٹھی ایک جگہ بیان کیں اور دونوں کی ایک ہی تعبیر فرمائی - اسی طرح واقعہ میں بھی صادق اور سلطان کو خدا تعالیٰ نے ایک جگہ جمع کر دیا۔ معاوذ ۱ اگر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی نبوت منوا کر مغرب سے سورج چاند کے اکٹھے طلوع ہونے کی پیشگوئی کو نکھارا ہے - تو ساتھ ہی سلطان بھی اپنے بیٹے عزیز کو دیار القلوب کی تسخیر کے لئے بھیجنے کو تیار ہے - جس کو پیام نے خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ کا حامہ کہا ہے - یاد رہے کہ اس نشان کو خواجہ صاحب کی تبلیغ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ مسیح موعود فرماتے ہیں - میں نے صادق کو دیکھا ہے کہ صادق سمجھا جاوے گا - اور عزیز سے دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا - پھر خواجہ صاحب جو اپنی تبلیغ میں حضور کا نام لینا پسند نہیں کرتے اور نہ حضور نے اس نشان کے ساتھ خواجہ صاحب کا ذکر فرمایا - یہ امید رکھنا کہ یورپ کے لوگ ان کے ہاتھ سے زندہ ہونگے پیام ہی کا کام ہے - سنو قرآن شریف کی ایک آیت کے بطن سے ظاہر ہوتا ہے - کہ جب قادیان سے ۱۳۳۳ھ کو احمد نبی کی آواز یورپ میں پہنچیگی - تو دو سال کے بعد یعنی ۱۳۳۵ھ میں ایک نشان کا بچہ (نتیجہ) پیدا ہوگا جس سے لوگ احمد نبی کی طرف رجوع کریں گے اور مردہ اجسام میں زندگی کی روح پھونکی جائیگی - اور وہ نشان سخت ہیبتناک ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - واستمع یوم ینادِ المنادِ من مکانٍ قریب (۲۷ ق) اس کی تفسیر میں بعض مفسرین نے لکھا ہے - کہ بیت المقدس کے پتھر پر صور پھونکا جاویگا - خدا کا عرش اترے گا هو صخرة بيت المقدس اقرب موضع من الارض الى السماء (جلالین) پھر کی آیت ہے یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذالک یوم الخروج بموجب حکم لکل آیۃ ظہر و بطن کے مکان قریب سے

مراد قادیان ہے - جہاں صور پھونکا گیا - یعنی خدا کا ایک نبی ظاہر ہوا - "کیونکہ خدا کا نبی اس کا صور ہوتے ہیں - یعنی قرنا" (دیکھو چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۰) اور اس نبی پر یہ وحی نازل ہوئی - "عدو قادیان میں نازل ہوگا" (دیکھو البشریٰ صفحہ ۵۲) کتاب نزول المسیح صفحہ ۲۲ میں ہے - "اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں - بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مار یگا - اور وہ قادیان ہے - جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے" اس زمانہ میں مسیح موعود پر نزول وحی کے سبب سے قادیان ہی وہ مکان ہے جو دنیا کے تمام شہروں اور دیہات سے آسمان کے قریب ہے - اس مکان سے پکارنے والے نے جو آواز دی - اس آواز نے یورپ میں النصیحۃ کی شکل اختیار کی - جس کی خبر ہر کان میں پہنچی - آیت واستمع یوم ینادِ المنادِ من مکانٍ قریب کے اعداد دونوں الف چھوڑ کر جو پڑھنے میں نہیں آتے ۱۳۳۵ ہیں - جس میں یہ اشارہ ہے کہ ۱۳۳۳ھ کو قادیان سے احمد نبی کا ایک خادم اس آواز کو پہنچانے کے لئے یورپ میں جائیگا - اور اس نبی کی سچائی ظاہر کرنے میں النصیحۃ (سلطان) اس کے ساتھ ہوگا - اور بعد دونوں الفوں کے اس آیت کے اعداد ۱۳۳۷ ہیں یعنی ۱۳۳۵ھ میں اس نشان کا نتیجہ یا حضرت صاحب کے رؤیا کے مطابق سلطان کا بیٹا عزیز پیدا ہوگا - تب وعدہ ذالک یوم الخروج کے مطابق (مسیح موعود) کی ندا سے مردے زندہ ہونے لگیں گے - یہی پیشگوئی دانی ایل باب ۱۲ میں مذکور ہے - دیکھو "اس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے - اٹھیگا - اور ایسی تکلیف کا

وقت ہوگا جو قوم کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک کبھی نہ ہوا تھا - اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں (یعنی صحیفہ مختومہ) لکھا ہوگا رہائی پائیگا - اور ان میں سے بہتیرے جو زمین کی خاک میں سو رہے ہیں جاگ اٹھیں گے ..... مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے - اور ایک ہزار تین سو پینتیس ۱۳۳۵ کو پہنچتا ہے" ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶ میں حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں - "میں وہ میکائیل ہوں جس کی دانی ایل نبی نے پیشگوئی کی" - پس حضرت مفتی صاحب جو ۱۳۳۵ھ میں اس اسلام کی اشاعت کے لئے جو مسیح موعود نے پیش کیا - یورپ میں تشریف لے گئے - دراصل حضور ہی اپنے بروز کو وہاں پیش کر رہے ہیں جیسا کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اتیت بمفاتیح خزائن الارض (بخاری) اور صحابہ کے زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی - حقیقۃ الوحی میں ہے "دن سے مراد دانیال کی کتاب میں سال ہے اور اس جگہ وہ نبی ہجری سال کی طرف اشارہ کرتا ہے - جو اسلامی فتح اور غلبہ کا پہلا سال ہوگا جن لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس سال ہجری میں ان کا خونی مہدی ظاہر ہو کر تلوار کے زور سے ان کے مذہب کی اشاعت کرے گا - ایسے لوگوں کے مقابلہ میں ہمارا اسلام غالب ہوا اور بائیبل کے ماننے والے عیسائیوں کو اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مفتی صاحب کا جا کر یہ وعظ سنانا کہ مسیح کا تم کو انتظار ہے کہ اس کے زمانہ میں قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کرے گی جگہ جگہ بھونچال آئیں گے اور کال پڑیں گے - "وہ مسیح مشرق میں ظاہر ہو چکا - بلکہ وہ تمہارے ملک میں میرے ساتھ بھی ہیں پھر کر آیا ہے" ... میری پشت پر رکھا ہوا ہے - میں چاہتا ہوں کہ جس طرح یسوع کے حواری نے جب ... اس

کے ہاتھوں میں بچوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لی اسکو شناخت نہ کیا۔ اسی طرح تم بھی اس ہاتھ کو شناخت نہ کر سکو۔ لیکن ہمارے ساتھی سلطان کی طرف غور کرو جو تمھارے ہر شہر میں اس نبی کی سچائی کی گواہی دے رہا ہے۔ مبارک وہ جو اس نبی کو قبول کرے۔ اس تبلیغ کے لحاظ سے بھی تیرہ سو پینتیس ہجری کا سال فتح اسلامی کا پہلا سال تھا۔ قرآن شریف کے آخری پارہ کے پینتیسویں رکوع میں بھی نصرت اور فتح کی پیشگوئی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ۔ اسی طرح سورہ بقرہ کے ۳۵ رکوع کا بطن بھی یہ خوشخبری سناتا ہے کہ مشرق کے ملک میں ایک ابراہیم ظاہر ہوگا جو ممالک مغربیہ کے کفار کے ساتھ مناظرہ کریگا۔ وہ لوگ اپنے دنیوی علوم و فنون کے گھمنڈ میں انا احی و امیت کے مدعی ہوں گے۔ یہ مشرقی ابراہیم ان کو اس دلیل سے شرمندہ کریگا کہ تمھارا آفتاب ہدایت غروب ہو چکا ہے (رجنیہ ھا تغرب فی عین حمئۃ) اور تم لوگ بحر ظلمات میں غوطے کھا رہے ہو ذرا میرے اس نور (نبوت) کے مقابلہ میں جو میں مشرق سے لے کر آیا ہوں۔ تم مغرب سے اپنی روشنی تو دکھاؤ۔ اس بات کا وہ کوئی جواب نہ دے سکینگے۔ تب وہ ابراہیم کچھ پرندے پکڑ کر ذبح کرے گا۔ (یعنی اس کی تعلیم سے ان کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو گی۔) جو اس کے بلانے سے زندہ ہو جاینگے اسی رکوع میں گدھے کی ہڈیوں پر گوشت چڑھنے کا ذکر ہے۔ یعنی اس زمانہ میں بعض بے علم عالم بھی ہدایت پائیں گے۔ پس حضرت مفتی صاحب جو ۱۳۳۵ھ میں تبلیغ کے لئے یورپ کے ملک میں تشریف لے گئے اور مکان قریب (قادیان) کے المناد چودھویں صدی کے قمر اور ابراہیم بلکہ میکائیل کے نور سے یورپ کے اہل قبور کو قم باذن اللہ کہہ کر گمراہی کے اندھیروں سے باہر لا رہے

ہیں۔ اور بموجب حکم حضرت حضور کے مسٹر سپیرو اور برڈ جیسے پرندہ اڑ کر (یا تینات سعیا) ان کے ہاتھ پر آ بیٹھے ہیں۔ اس بزرگ کی "تبلیغی مساعی کے نتیجہ" کی طرف نہ دیکھنا اور اور ایسے شخص کا نام لینا۔ جو مسیح موعود کو چھوڑ کر وہ اسلام پیش کرنا چاہتا ہے۔ یہ پیغام کی بہت ہی ناانصافی ہے۔ جس سورج اور ستاروں کی نسبت اللہ تعالیٰ یہ خبر دیوے واذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت یہ رب۔ ان کی روشنی سے کیونکر فائدہ اٹھا سکتا ہے جبکہ اس آفتاب کی روشنی کو نہ دیکھے سو

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

امت محمدیہ کا سلیمان (مسیح موعود جس پر ففھمنا ھا سلیمان کی وحی نازل ہوئی) جس کو پرندوں کی بولی سکھلائی گئی۔ جب اسکا لشکر جن و انس طیر (یعنی عذاب ہائے ورناک وہائیں۔ براہین و دلائل۔ صحائف و رسائل) کا وادی نمل (یعنی ایسا زمانہ جس میں لوگ حرص دانہ کے سبب سے چیونٹیوں کی طرح دنیا کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے) سے گزر رہا تو ڈاک کا ہدہد اس کے پاس سورج پوجنے والی (مسیح کی پرستار قوم) ایک شہزادی کے عرش عظیم کی خبر لایا۔ جس کا سورج غروب (موت) ہونے کے سبب سے اس لائق نہیں۔ کہ اس کو معبود بنایا جاسکے۔ اس سلیمان نے اس کو اسلام کی طرف بلایا اور کہا الا تعلوا علی واتونی مسلمین۔ اس کے ہمراکین (وطلاء) نے تو یہ کہکر کہ نحن اولوا قوۃ واولوا بأس شدید۔ اس دعوت کی پرواہ نہ کی۔ لیکن اس بلقیس نے باوجود اسکے اس بات کے کہ انبیاء کے ساتھ مقابلہ کرنے کے سبب سے بستیاں ہلاک اور تباہ ہو جاتی ہیں اپنے

مشنریوں کو بہت سا مال دولت وغیرہ اور اپنے پاس سے طرح طرح کے ساز و سامان عیش و عشرت دنیا کے بھیجکر اہل اسلام پر اپنا اثر ڈالنا چاہا سلیمان نے اسکی اس چال کو دیکھ کر فرمایا کہ ان اشیاء پر خوش ہونا ایک دنیا دار کا کام ہے۔ فما اتٰن اللہ خیر مما اتٰکم۔ اب میں اپنی دعاؤں کا لشکر بھیجتا ہوں۔ تب عفریت (سلطان) اور ایک ایسے شخص نے جس کو الکتاب کا علم دیا گیا (صادق) دونوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ کہ ہم اس کے عرش (دل) کو لاتے ہیں۔ یعنی اس کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ تاکہ وہ بعد اپنی بادشاہت کے اسلام کو قبول کرے۔ عفریت کے قول لقوی امین سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ بلقیس اسلام لانے کے بعد بھی اپنے تخت و تاج کی وارث رہیگی۔ اور اسکی سلطنت کو کبھی زوال نہ ہوگا۔ ہاں اس کے دل میں بموجب حکم نکروا لھا عرشھا کی تبدیلی کی جائیگی۔ تاکہ الوہیت مسیح کے اعتقاد کی قباحت اور غلطی کو دیکھ کر ہدایت پائے۔ اور مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی کی باہمی مماثلت اور مشابہت پر نظر کر کے اسکو کہنا پڑے کانہ ھو۔ اس لئے اب وقت قریب ہے کہ ملکہ سبا کی طرح مسیح کو پوجنے والی قوم۔ سلطان اور صادق کی کوشش سے صرح ممرد (یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جس کے بانی نے سینوں کو شیشوں کی طرح صاف کر دیئے ان کے اندر معرفت الٰہی کی نہریں جاری کر دیں) رب انی ظلمت نفسی کہتی ہوئی داخل ہو۔ اور خدا کرے وہ ہد ہد بھی جو اس سلیمان کے لشکر طیر سے غائب ہوگیا جس میں عرش لانیکی تو طاقت نہیں صرف خبر ہی لاکر اس طرف واپس آ جائیے۔ تاکہ عذابا شدیدا سے بچ جائے۔

ضمیمہ تریاق القلوب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مفتی صاحب کے ساتھ دو مردوں کا ذکر کیا۔ اور مرد بھی سلطان اور عزیز

اور ایک خواب میں مولوی محمد علی صاحب کو ایک انگریز کی شکل میں دیکھا جو بار بار ورڈ اینڈ ٹو گریس یعنی ایک کلام دو لڑکیاں بول رہی ہیں۔ دیکھو مکاشفات صفحہ ۱۴۳۔ ان خوابوں کا منجملہ اور مطالب کے ایک مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورت مرد کی نسبت کمزور اور بزدل ہوتی ہے۔ چونکہ حضرت اقدس کے مریدوں کی طرف سے ولائت میں دو مشن قائم ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت مفتی صاحب کے ہمراہ دو مردوں (نشان نتیجہ) کا ذکر ہوا۔ کہ وہ بہادری اور شجاعت سے کام لیکر تبلیغ کریں گے۔ اور آئندہ ان سے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور مولوی صاحب کے ساتھ دو لڑکیوں کا بیان ہے جس میں یہ اشارہ کہ مولوی صاحب اور خواجہ صاحب ایک کلام یعنی زبان انگریزی سے تو واقف ہیں (اسی وجہ سے انگریز کی شکل اختیار کی) لیکن اپنے مرشد کے شان کو ظاہر کرنے میں لڑکیوں کی طرح کمزور ثابت ہونگے یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور ر۲۵

حضرت اقدس کا ایک اور رویاء ہے کہ محمود احمد کے ساتھ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوگیا دیکھو مکاشفات صفحہ ۵ جس کی تعبیر میں فرمایا محمود کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ ناظرین واقعات پر نظر ڈال کر اس کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ باقی پھر انشاء اللہ

راقم کرم داد از دوالمیال

آریوں کا شہید

حال میں آریہ اخبارات نے پنڈت لیکھرام کی یادگار کے طور پر اپنے خاص نمبر شائع کرنے کے اعلان کئے ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں چھپا کر عوام الناس میں تقسیم کئے جائیں گے۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کا فرض ہونا چاہئے کہ پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کے متعلق ٹریکٹ عنقریب شائع ہوگا اسے منگوا کر آریوں میں تقسیم کریں۔

مسئلہ وفات مسیح اور متقدمین

ہمارے نیچری احباب کہا کرتے ہیں کہ احمدی ناحق وفات مسیح کا مسئلہ مرزا صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن سے بہت عرصہ پہلے سرسید اس مسئلہ کو اپنی تفسیر میں لکھ چکے تھے۔ پس مرزا صاحب کا اس میں کیا کمال ہے؟

ایسے لوگوں کو معلوم ہو کہ وفات مسیح کا ذکر مجمل طور پر بیشک سرسید نے اپنی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے۔ اور اس میں اُن کا بھی کوئی کمال نہیں ہے کیونکہ اس سے صدہا سال پہلے اکثر محققین اپنی تصانیف میں اس کا اظہار فرما گئے ہیں۔ لیکن جس شد و مد کے ساتھ حضرت مرزا صاحب نے اس مسئلہ کو من کل الوجوہ ثابت فرمایا ہے یہ اُن ہی کا کام تھا۔ اور یہ عرض کرنے میں کچھ مبالغہ نہیں کہ اگرچہ اوروں نے بھی وفات مسیح کا اقرار کیا۔ لیکن اسی حد تک کہ اسلامی دنیا میں اس کی کوئی شہرت نہ ہوئی۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے تو مسیح کا جنازہ ہی پڑھ دیا۔ بلکہ ان کی قبر کا پتہ و نشان بھی بتلا دیا ذیل میں چند بزرگان دین کا مذہب اس مسئلہ میں عرض کیا جاتا ہے۔ جو سرسید سے کئی سو سال پہلے ہو گذرے ہیں۔

اول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جن کی نسبت کتاب مجمع البحار میں لکھا ہے۔ والاکثر ان عیسیٰ لم یمت وقال مالک مات دیکھو مجمع البحار جلد اول مطبوعہ نولکشور زیر لفظ حکم صفحہ ۲۸۶

دوم امام معتزلہ ابو علی محمد الجبائی۔ جن کی نسبت علامہ طبرسی شیعی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں زیر آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم لکھا ہے قال الجبائی وفی ھذہ الآیۃ دلالۃ علی انہ اماتت عیسیٰ و توفاہ ثم رفعہ الیہ لانہ بین انہ کان شھید علیھم مادام فیھم فلما توفاہ اللہ کان ھو الشھید علیھم۔

سوم علامہ ابن حزم ظاہری جن کی نسبت حاشیہ بین السطور میں تفسیر جلالین مع الکمالین میں اسی آیۃ فلما توفیتنی کے ساتھ لکھا ہے کہ تمسک ابن حزم بظاھر الآیۃ وقال بموتہ

علاوہ ازیں حکیم محمد حسن امروہی جن کو فوت ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے وہ بھی اپنی تصانیف میں لکھ گئے ہیں کہ مسیح پہلے فوت ہوئے اور پیچھے ان کا رفع ہوا ہے۔ دیکھو فصوص الحکم کی شرح فارسی وغیرہ۔

سو حضرت مرزا صاحب کا کمال بلحاظ اس کمال تحقیق و تدقیق کے ہے جو آپ نے اس مسئلہ کے متعلق فرمائی ہے جس سے زیادہ ممکن نہیں ہے۔ یا یوں کہو کہ سرسید نے اس انکشاف میں ابتدا کی اور مرزا صاحب نے اسکو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور اسی واسطے ہم تو کیا مخالفین بھی اس انکشاف حقیقت کو مرزا صاحب کی طرف منسوب کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اس ابتدا و انتہا کے انکشاف میں اگر آپ جیسے معترضین کچھ فرق نہیں کرتے ہیں۔ تو پھر مذہب اسلام اور شارع اسلام کا بھی کمال ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جیسے محققین تاریخ عرب قدیم نے تسلیم کیا ہے بعض موحدین عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے توحید اور حشر و نشر و حساب و کتاب اعمال جیسے عقائد کا اعلان کر چکے تھے۔ جو بعد از بعثت نبوی خاص طور پر دین اسلام کے اصل اصول قرار دیئے گئے۔ اور جن کی نسبت تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ خاص وحی الٰہی سے آنحضرت صلعم کو تعلیم ہوئے۔ چنانچہ رسالہ معارف اعظم گڑھ نمبر ۳ جلد ۳ بابت ماہ ذی الحجہ میں ان موحدین اور اُن کے اشعار کا ذکر کسی قدر تفصیل سے شائع ہو چکا ہے جس کسی کو اُن کے مطالعہ کا شوق ہو رسالہ مذکور منگا کر دیکھ لے۔

خادم حسین۔

یورپ کی خبریں

مسٹر ولسن کی تشریف آوری لندن میں - پیرس ۲۰ دسمبر - ہاؤاس ایجنسی مظہر ہے - کہ پریذیڈنٹ ولسن بڑے دن میں لندن تشریف لانے والے ہیں - نمائندگان کانفرنس صلح کی پہلی ابتدائی نشست پیرس میں نیا سال شروع ہونے سے پہلے منعقد نہ ہوگی۔

شاہ اٹلی کا شاندار استقبال - شاہ اٹلی جن کے ہمراہ شہزادہ ہیڈ امنٹ بھی ہیں - آج دوپہر کو پیرس پہنچ گئے ہیں - آج عام تعطیل منائی گئی - فرانس کی بڑی بڑی مجالس نے متحدہ طور پر ظاہر کیا ہے - کہ ہزارہا آدمی شاہ اٹلی کی تائید میں ہیں - اور اس امر کی امید رکھتے ہیں - کہ صلح کے بعد فوجوں میں برادرانہ تعلقات قائم ہو جائینگے - (بعد کی خبر) ہاؤاس ایجنسی مظہر ہے - کہ پیرس میں شاہ اٹلی کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا۔

جنگی وزارت کا اجلاس - لندن ۱۸ دسمبر - جنگی کیبینٹ کے ارکین اور نوآبادیات اور ہندوستان کے نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس آج ڈاؤننگ اسٹریٹ میں منعقد ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ اکثر معاملات پر جن کی صلح کی کانفرنس میں پیدا ہونے کی امید ہے - اس کانفرنس میں بحث کی گئی - وزیر اعظم کرسی صدارت پر تھے - اور حاضرین میں مسٹر بونر لا - لارڈ کرزن - مسٹر چمبرلین و جنرل بوتھا - جنرل اسمٹس - سر رابرٹ بورڈن سر جوزف کوک - مہاراجہ صاحب بیکانیر اور مسٹر ایس پی سنہا موجود تھے۔

ریلوے انجنوں کی حوالگی - پیرس ۲۰ دسمبر ہاؤاس ایجنسی کا بیان ہے - کہ جرمن گورنمنٹ کو پانچ ہزار ریلوے انجن قبل ۱۲ جنوری - حوالہ کرنے کی ہدایت ہوئی ہے - اگرچہ حوالگی بدفعات وقوع میں آئیگی تو ۵۹۰ اور انجن بطور تاوان کے وصول کئے جائیں گے۔

انگلستان میں انفلوئنزا سے نقصان

لندن ۱۸ دسمبر - ٹائمس کا طبی نامہ نگار لکھتا ہے - کہ معقول وجوہ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ تقریباً ۶۰ لاکھ آدمی گذشتہ ۱۲ ہفتوں میں انفلوئنزا اور نمونیا سے ضائع ہوئے - تخمینہ کیا گیا ہے - کہ جنگ نے سوا چار برس میں دو کروڑ آدمیوں کا خون کیا - چنانچہ یہ وبا جنگ سے ۵ گنی زیادہ مہلک ثابت ہوئی - کیونکہ اتنے زمانہ میں اسی شرح کے حساب سے اس وبا میں ۱۰ ارب ۸۰ لاکھ آدمی ضائع ہوئے ہوتے - "مرگ اسود" کے بعد سے کبھی ایسی بلائے مبرم دنیا میں نہیں پھیلی - اور صحت عامہ کی جانچ پڑتال کی ضرورت اس کو زیادہ زوردار تمثیل کے ساتھ کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

سوائٹ کانگریس میں ہنگامے - لندن ۱۹ دسمبر - ایمسٹرڈم کا ایک تار برلن سے آیا ہوا ناقل ہے - کہ سوائٹ کانگریس میں ہنگامے ہو رہے ہیں - سوائٹ اور گورنمنٹ پر اعتراضات میں وقت ضائع کیا جا رہا ہے - شخصی مخالفتوں کا تصفیہ فیصل ہو رہا ہے - ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا - وزیر لینڈسبرگ نے اعلان کیا ہے کہ وزیر جنگ جنرل اینہوس نے استعفا دیدیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

کمشنر نگرانی خوراک کی روانگی - مسٹر ایم - ایم - گے - آئی - سی - ایس - کمشنر نگرانی خوراک پنجشنبہ کو دہلی سے لاہور جانے کی غرض سے روانہ ہو گئے وہ وہاں سے کلکتہ جائیں گے۔

میونسپل کمیٹیوں میں عورتوں کی ممبری - ۱۹ تاریخ کو بمبئی کارپوریشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں آنریبل مسٹر فیرز کالسٹیا کا ایک رزولیوشن پیش ہوا - جس میں کمیٹی انتخابیہ سے یہ تحریک کی گئی تھی کہ وہ اس کی رپورٹ کرے - کہ آیا میونسپل ایکٹ میں کوئی دفعہ ایسی بھی بڑھائی جا سکتی ہے جس سے عورتیں کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے لی جا سکیں - اکثر ممبروں نے اسکی تائید کی مزید مباحثہ آئندہ کے لئے اٹھا رکھا گیا۔

ہوائی جہاز میں چوہا - ہوائی جہاز جو اس وقت ہندوستان میں آیا ہوا ہے - جب چار بجکا تھا تو اس کے نعمت خانہ میں ایک چوہا کسی طرح گھس گیا - جس وقت جہاز چار بار سے کراچی کو روانہ ہوا تو معلوم ہوا کہ کوئی چوہا برابر کسی شے کو کتر رہا ہے - جس سے یہ اندیشہ ہوا کہ کسی ضروری پرزے کو کاٹ ڈالے تو اور مصیبت ہو - لہذا ہوا بازوں نے یہ تدبیر سوچی کہ ہوائی جہاز کو دس ہزار فٹ کی بلندی پر اڑا لے گئے جہاں کی سردی اس کے لئے ناقابل برداشت تھی آخر کار وہ نیچے گر پڑا۔

سونے کی برآمد - کولار کی معدن سے ۱۱ دسمبر کو ۷ لاکھ ۵۵ ہزار ۴ سو ۲۰ روپیہ کا سونا بمبئی کی ٹکسال کو روانہ کیا گیا۔

ایک ہندی کالج کا افتتاح - الہ آباد ۲۲ تاریخ یوم پنجشنبہ کو بنارس کے بابو بھگوانداس ایک ہندی کالج کا افتتاح کریں گے - اس کالج کے قائم کرنے سے منشاء یہ ہے کہ ہندی کی وساطت سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم لوگوں کو دیجائے۔

ہوائی جہاز کو نقصان پہنچ گیا - جنرل سالمنڈ کا ہوائی جہاز جب کلکتہ کے گھوڑ دوڑ کے میدان میں اتر رہا تھا تو اس نے تالاب کے گرد ایک چکر لگایا - اور اس چکر میں مشین کا اگلا حصہ ایک درخت سے ٹکرا کر خراب ہو گیا۔

ہز اکسلنسی لیڈی چیمسفورڈ کی روانگی - ہز اکسلنسی لیڈی چیمسفورڈ صاحبہ معہ اپنی صاحبزادیوں کے - ۱۱ جنوری کو بمبئی سے انگلستان روانہ ہونگی۔